فیضِ مجدد
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ العزیز
مرتب
حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی
صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد

ان شاء اللہ تعالیٰ

فیضانِ صدیقی جاری رہے گا

کلام حضرت پیر محمد علاؤالدین صاحب صدیقی

اے حبیب کردگار اپنا بنا
ہو گیا ہوں دلفگار اپنا بنا

جان و دل تاریک ہیں عصیاں کثیر
اے کریم و غمگسار اپنا بنا

قرب کی لذت سے کیوں محروم ہیں
جان و دل ہیں اشکبار اپنا بنا

کٹ گئے دن زندگی کے لہو میں
رُوح کی سن لے پکار اپنا بنا

غیر کے قبضہ سے دل آزاد کر
اے دلوں کے تاجدار اپنا بنا

اپنی چاہت جستجو اور آرزو
اے بہارِ حسن یار اپنا بنا

معتکف ہوں شاہ کی دہلیز پر
جان و دل تجھ پر نثار اپنا بنا

کچھ نہیں صدیقیؔ نسبت کے بغیر
بس یہی دارالقرار اپنا بنا

((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ))

……((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ))……

عرض مرتب

قارئین گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ رب العالمین نے اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے انبیاء مرسلین مبعوث فرمائے اور سب سے آخر میں ہمارے پیارے نبی سرور کائنات ﷺ قاسم جنت وکوثر مصطفےٰ جان رحمت ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ اور ختم نبوت کا تاج عطا فرمایا۔

((مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا)) [الاحزاب ۴۰]

''محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔'' [کنزالایمان]

سلسلۂ نبوت ختم ہونے کے بعد ہدایت کی ذمہ داری حضور نبی کریم ﷺ کی امت کے سپرد کر دی گئی۔ اور اس اعلیٰ منصب کے لئے امت سے افراد چن لئے گئے۔ چننے کے بعد انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست قرار دیا۔ ولی اللہ کہا۔ اور پھر انہیں وہ کام سونپ دیئے گئے جو نبوت والے تھے۔ یعنی بندوں کی ظاہری اور باطنی اصلاح۔ تزکیہ نفس، معرفت الٰہی کا نور تقسیم کرنا اولیائے کرام ﷭ کے سپرد ٹھہرا۔

کرام ﷺ کے سپرد ٹھہرا۔

دوستو! اللہ تعالیٰ تک رسائی حضور نبی کریم ﷺ کے ذریعہ سے اور حضور نبی کریم ﷺ تک رسائی اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے ذریعہ سے ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مصطفیٰ کریم ﷺ کے سینہ اطہر سے بغیر واسطے کے نور ہدایت حاصل کیا۔ تابعین نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اور ہمارے لئے اولیا اللہ رحمہم اللہ کے سینے وہ شفاف آئینے ہیں کہ جن سے نور تقسیم ہو کر سارے عالم کو منور کر رہا ہے۔

اس کائنات میں اللہ کریم نے بے شمار افراد کو منصب ولایت پر فائز فرمایا۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ تمام اولیاء کرام رحمہم اللہ کا مرتبہ ولایت ایک جیسا نہیں۔ اکثر ولی وہ ہوئے جو کسی کامل مرشد کے دامن سے وابستہ ہوئے اور عشق حقیقی کے جام پی کر اولیا اللہ میں شامل ہوئے اور کچھ افراد ایسے بھی ہوئے جو مادر زاد ولی تھے۔ جن کو اللہ رب العالمین نے اپنے حریم قدرت میں بنا سنوار کے اور دست قدرت سے خوب نکھار کے اور عظیم مشن دے کر اس کائنات میں مبعوث فرماتا ہے۔ یہ اولیا اوصاف نبوت سے متصف ہو کر نبوت والے کام سرانجام دیتے ہیں۔ ان اولیا ربانین میں ایک عظیم ہستی امام ربانی عارف حقانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ستودہ صفات ہے۔

آپ کو اللہ رب العالمین نے ایک عظیم مشن دے کر کائنات میں مبعوث فرمایا تھا اسی لیے آپ کے متعلق سرور کائنات فخر موجودات حضور نبی کریم ﷺ نے یوں پیش گوئی فرمائی۔

((يَكُوْنُ رَجُلٌ فِي أُمَّتِيْ يُقَالُ لَهُ صِلَةٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهٖ كَذَا وَكَذَا)) [طبقات کبریٰ:۱۳۴/۷]

یہ حدیث مبارکہ ایک برگزیدہ ولی جن کو اپنی زندگی میں بیداری کے عالم میں سر کی آنکھوں سے ۲۷ مرتبہ حضور پر نور ﷺ کا جمال با کمال نصیب ہوا۔ وہ ہستی حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جمع الجوامع میں یہ حدیث نقل فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میری امت میں ایک شخص ایسا ہوگا جس کو صلہ کہا جائے گا اور اس کی شفاعت سے میری امت کے لاتعداد لوگ بخشے جائیں گے۔ اور جنت میں داخل ہوں گے۔''

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تک جتنے محدث، عالم، امام آئے وہ اس حدیث کو نقل کر کے یہی کہتے رہے، کوئی ہوگا جو خدا کا مقرب بندہ جس کے متعلق مصطفیٰ کریم ﷺ نے یہ خوشخبری عطا فرمائی اس حقیقت کا اس وقت پتہ چلا جب سرہند کی مسجد مردان خدا میں جمعۃ المبارک کے اجتماع میں ہزاروں اولیاء، علما، صلحا کی موجودگی میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے تحدیث نعمت کے طور پر یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ صِلَةً بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ وَ مُصْلِحاً بَیْنَ الْفِئَتَیْنِ)) [مکتوبات امام ربانی جلد دوم]

''اس خدا کی حمد ہے جس نے مجھے دو دریاؤں کو ملانے والا (صلہ) بنایا اور دو گروہوں میں صلح کروانے والا بنایا۔''

اس وقت محدثین اور علما کو خبر ہوگئی کہ حدیث نبوی میں صلہ جس شخص کو کہا گیا ہے وہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ستودہ صفات ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اس امت کے وہ جلیل القدر

ولی کامل مجدد برحق ہیں، جن کو اللہ نے مسلمانوں کی نجات و ہدایت کے لیے حضور نبی مکرم ﷺ کا کامل وارث بنا کر ہندوستان میں مبعوث کیا۔

حضرت مجدد الف ثانی ﷫ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ باقی باللہ ﷫ کو ان کے پیر و مرشد حضرت خواجہ امکنگی ﷫ نے فرمایا:

اے باقی باللہ! مجھے اللہ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ تم ہندوستان جاؤ وہاں تمہارے حلقہ ارادت میں ایک ایسا وجود مسعود آئے گا۔ جس کی وجہ سے چہار دانگ عالم توحید کا سورج چمکے گا۔ اور نور حدت سے ساری کائنات درخشاں تاباں ہوگی۔ حضرت خواجہ باقی باللہ ﷫ نے اپنے پیر و مرشد کے حکم پر ہندوستان میں دہلی آکر قیام کیا۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ﷫ کو خبر ہوئی کہ دہلی میں ایک کامل ولی اللہ تشریف لائے ہیں۔ تو حضرت مجدد ﷫ ان کی زیارت کے لئے گئے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ ﷫ نے دور سے آپ کو آتے ہوئے دیکھا تو پہچان لیا اٹھ کر کھڑے ہوگئے اور فرمایا:

لوگو! وہ دیکھو میرا یار آرہا ہے اور میں اسی کی تلاش میں یہاں آیا تھا۔ یہ مرتبہ اور مقام مرشد کی نگاہ میں تھا۔ اللہ اکبر یہ سعادت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔"

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ﷫ نے نہ صرف سلسلہ نقشبندیہ، بلکہ تمام سلاسل میں تجدید و اصلاح فرمائی۔ جس انداز سے تجدیدی کارنامے سر انجام دیے وہ تاریخ کی معتبر کتابوں اور خود آپ کے مکتوبات شریف سے روشن ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی ﷫ کو مختلف سلاسل میں اجازت خلافت تھی۔ لیکن سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے آپ کو خاص لگاؤ تھا۔ آپ ہی کے دم سے اس سلسلے کو

پاک وہند اور دیگر عالم اسلام میں فروغ حاصل ہوا۔
اکبری دور میں بے دینی عروج کو پہنچی اور شعائر اسلام کو مٹایا جانے لگا تھا۔ اسلام کے برعکس مختلف مذاہب کے چند اصول مرتب کر کے دین الٰہی کا نام دے دیا گیا اور اکبر کو امام اُمت بنا کر سجدہ جائز قرار دے دیا گیا تھا۔ بہت ساری بدعات رواج پا چکی تھیں، کفر وشرک کا دور تھا۔ اس نازک دور میں جب کہ حکومت، علمائے سوا س ساری خرابی کے علم بردار بنے ہوئے تھے۔
عہد اکبری پورے شباب پر تھا۔ اکبر بادشاہ دنیا پر ہی قابض نہ تھا بلکہ علماء ومشائخ سے دین غصب کر کے ان کو بھی اپنے قبضے میں لے چکا تھا۔
دربار اکبری میں بادشاہی عبادت خانہ بنایا گیا جس میں ہر مذہب کے لوگ شامل ہوتے۔ بادشاہ اکبر کو سجدہ کرنا فرض عین قرار دیا۔ اکبر کو دیکھنا ہی کعبہ کو دیکھنا کہا گیا۔ آفتاب پرستی شروع ہوگئی۔ اسلامی عبادات سے مکمل منع کر دیا گیا۔ حج کے لئے جانا غیر قانونی قرار دیا گیا۔ مساجد کو اصطبل میں تبدیل کر دیا گیا۔ داڑھی منڈوانا جائز قرار دیا گیا۔ سور اور چیتے کا گوشت حلال قرار دیا گیا۔ اسلامی نام تبدیل کروائے گئے۔ گائے کا گوشت حرام اور گوبر پاک سمجھا گیا۔ گائے ذبح کرنے پر نیک لوگ شہید کئے گئے۔ کہا جانے لگا فرعون ایمان کے ساتھ گیا۔ شراب حلال قرار دے دی گئی۔ غسل جنابت منسوخ کر دیا گیا اور اسے غیر ضروری قرار دے دیا گیا۔ اکبر نے معراج النبی ﷺ سے بھی انکار کر دیا تھا۔ اذان پر پابندی لگا دی گئی۔ قرآن کو مخلوق قرار دیا گیا۔ ہندوؤں کی رسومات کی پابندی شروع ہوگئی۔
عربی خطبہ عیب اور بادشاہ کے نام کا خطبہ پڑھا جانے لگا۔ سود اور جوا

حلال ٹھہرا خلیفۃ اللہ کہلایا۔ خدائی دعویٰ بھی کیا۔ عورتوں کے بے پردہ باہر آنے کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ قرآنی تعلیمات کو پامال کرنا فرض عین سمجھتا تھا۔ فسق و فجور عام ہوگیا تھا۔ دین الٰہی کے اجرا کے ساتھ ہی کلمہ طیبہ کی بجائے اکبری کلمہ جاری کیا گیا۔

اکبر کی بدعات ایک دو ہوں تو ذکر کیا جائے اس نے تو ابتدائے زندگی سے آخر زندگی تک سارے قوانین اُلٹ پلٹ کر کے رکھ دیے تھے۔

خود حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی اپنے مکتوبات میں اس دور ابتلا کی جو تصویر کھینچتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں

> ''اسلام کی غربت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ کفار کھلم کھلا اسلام پر طعن اور مسلمانوں کی مذمت کرتے ہیں اور ہر کوچہ و بازار میں نڈر ہو کر کفر کے احکام جاری کرتے ہیں اور اہل کفر کی تعریف کرتے ہیں اور مسلمانان اسلام کے احکام جاری کرنے سے رکے ہوئے ہیں اور شرائع کے بجالانے میں مذموم اور مطعون ہیں۔'' [مکتوب ۶۵ دفتر اوّل حصہ دوم]

؎ چھپائے رخ کو پری دیو ناز کرے
حواس و ہوش یہ سن کر میرے بجا نہ رہے

رسومات کے بارے میں حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

> ''مسلمان باوجود ایمان کے اہل کفر کی رسموں کو بجالاتے ہیں اور ان کے امام کی تعظیم کرتے ہیں۔''

[مکتوب ۲۶۶ دفتر اوّل حصہ چہارم]

اسلام اور مسلمانوں پر جو کچھ اکبری دور میں گزری تھی اس کے تصور ہی سے ایک صاحب دل انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس تیرہ و تار دور میں اصلاح احوال کے لیے حضرت مجدد الف ثانی ﷫ کو منتخب فرمایا۔

دین اکبری:

اکبر بادشاہ نے جب دین الٰہی کا اعلان کیا تو اس وقت حضرت مجدد الف ثانی ﷫ کی عمر مبارک سترہ سال تھی۔ اپنے ظاہری و باطنی علوم کے حصول میں مصروف رہنے کی وجہ سے فوراً دین اکبری کے خلاف آواز نہ اٹھا سکے اور تیاری میں مصروف رہے۔ چنانچہ اکبر کی وفات کے بعد جب جہانگیر تخت پر بیٹھا اور حضرت مجدد پاک ﷫ نے پوری شدت کے ساتھ دین اکبری کے خلاف آواز بلند کی اور بادشاہ جہانگیر سمیت تمام مسلمانوں کی اصلاح کی کوشش کی۔ قلعہ گوالیار میں آواز حق بلند کرنے کی وجہ سے جب قید ہوئے، رشد و ہدایت کا سلسلہ وہاں بھی جاری رہا۔ آخر کار قید سے رہائی ہوئی اس طرح کہ

بادشاہ جہانگیر نے خواب دیکھا۔ کہ سرور کائنات فخر موجودات ﷺ اپنی انگلی دانتوں میں دبا کے فرما رہے ہیں کہ جہانگیر تو نے کتنے بڑے شخص کو قید کر دیا۔ اس خواب کے بعد حضرت مجدد الف ثانی کو رہا کر دیا۔ اور حضرت مجدد الف ثانی ﷫ نے رہائی کا سن کر فرمایا: جب تک بادشاہ ہماری چند شرائط منظور نہیں کر لیتا ہمیں رہائی منظور نہیں۔ جہانگیر نے تمام شرائط منظور کیں تو حضرت مجدد پاک ﷫ نے رہا ہونا منظور کیا۔ شرائط ملاحظہ فرمائیں۔

ا۔ سجدہ تعظیمی موقوف کیا جائے۔

۲۔ گائے کو ذبح کرنے کی آزادی ہو سر بازار گائے کا گوشت بیچنے پر کوئی پابندی نہ ہو۔

۳۔ بادشاہ اور مسلمان اراکین سلطنت دربار عام کے دروازے پر ایک ایک گائے اپنے ہاتھ سے ذبح کریں اور ان کا بھنا ہوا گوشت سب مل کر سردربار کھائیں۔

۴۔ ملک میں جتنی مساجد شہید کی گئی ہیں ان کو دوبارہ تعمیر کیا جائے۔

۵۔ دربار عام کے قریب ایک مسجد تعمیر کی جائے جس میں بادشاہ اور ارکان دولت نماز ادا کریں۔

۶۔ ہر شہر اور قصبے میں دینی تعلیم و تدریس کے مدارس قائم کئے جائیں۔

۷۔ ہر شہر میں محتسب، مفتی اور قاضی مقرر کئے جائیں۔

۸۔ کفار پر جزیہ لگایا جائے۔

۹۔ جتنے خلاف شرع قوانین رائج ہیں انہیں منسوخ کیا جائے۔

۱۰۔ جاہلیت کی تمام رسمیں مٹادی جائیں۔

جہانگیر نے ان تمام شرائط کو دل و جان سے قبول کرلیا اور احکامات جاری کردیئے۔ دربار عام کے باہر ایک عالیشان مسجد تعمیر کی گئی۔ جہاں بادشاہ سمیت اراکین سلطنت نماز ادا کیا کرتے تھے۔ غرضیکہ جہانگیر نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کے فیضان سے دین الٰہی (اکبری دین) کا گلہ اپنے ہاتھوں سے گھونٹ دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجددانہ ارمجاہدانہ زندگی کے سبب یہ ممکن ہوا۔

اللہ نے حضرت مجدد کو دین اسلام کو بہار بخشنے کیلئے بھیجا اور آپ نے کلمہ حق بلند کیا شریعت و طریقت کے فیض کو تقسیم کیا اور بے شمار بدعتی، کافر اور مشرک لوگوں نے اسلام قبول کیا، اور نہ صرف اسلام ہی قبول کیا بلکہ اسلام پر اس قدر عقیدت سے عمل کیا کہ وہ بھی بزرگان دین میں شامل ہوئے اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا یہ بات اظہر من الشمس ہے آج جو اسلام کے پیروکار وہ محض بزرگان دین کی محنت اور فیضان کا ثمر ہے۔

عظیم مذہبی سکالر حضرت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''مجدد الف ثانی'' میں تحریر فرماتے ہیں:

> ''آج مساجد میں اذانیں دی جارہی ہیں اور مدارس سے قال اللہ تعالی و قال رسول اللہ تعالی ﷺ کی دل نواز صدائیں بلند ہو رہی ہیں اور خانقاہوں میں جو ذکر و فکر ہو رہا ہے۔ اور قلب و روح کی گہرائیوں سے جو اللہ کو یاد کیا جاتا ہے یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی ضربیں لگائی جارہی ہیں۔ ان سب کی گردنوں پر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا بار منت ہے۔ اگر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ اس الحاد و ارتداد کے اکبری دور میں اس کے خلاف جہاد نہ فرماتے اور وہ عظیم تجدید کا کارنامہ سرانجام نہ دیتے تو آج نہ مسجد میں اذانیں ہوتیں اور نہ ہی مدارس دینیہ میں قرآن و حدیث اور فقہ کا درس ہی ہوتا اور نہ خانقاہوں میں سالکین و ذاکرین اللہ کے روح افزا ذکر سے زمزمہ سنج ہوتے۔''

قیوم زمانی، امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کو سب سے پہلے فاضل جلیل مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی نے مجدد الف ثانی کے خطاب سے نواز ااور تمام علماء اکابرین ملت نے آپ کو مجدد الف ثانی تسلیم کیا اور ہر عہد میں ہر ایک نے اسی خطاب سے آپ کو یاد فرمایا ہے، اور آپ کے تجدیدی کارناموں اور عظمتوں کا اعتراف و احترام کیا ہے اور اس کے بعد شاہ ولی اللہ نے رسالہ روافض کی شرح میں یوں لکھا ہے:

''حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے وہی شخص محبت رکھے گا جو مومن و تقویٰ شعار ہوگا اور ان سے وہی بغض رکھے گا جو بد بخت فاجر اور شقاوت شعار ہوگا۔''

کئی سالوں سے برادر طریقت صوفی غلام رسول نقشبندی مجددی شرقپوری یوم مجدد کی تقریب سعید میں مجھ ناچیز کو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے حوالہ سے کچھ عرض کرنے کا حکم فرماتے ہیں۔ لہٰذا چند اقتباسات حصول سعادت اور یاران طریقت کی بھلائی کی نیت سے درج کئے جا رہے ہیں۔

حضرت مجدد پاک کے ارشادات، تعلیمات پر عمل ہی آپ سے محبت کا بہترین طریقہ ہے۔

فقط

محتاج دعا

حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی

(خطیب) جامع مسجد محی الدین فیصل آباد

0321-7611417

حمد خدا و نعت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

تمام مخلوقات حمد مقصود کے ادا کرنے سے عاجز ہیں۔ کیونکر نہ ہوں۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کی حمد سے عاجز ہیں۔ جو قیامت کے دن لواء حمد کے اٹھانے والے ہیں۔ جس کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام اور تمام انبیاء علیہم السلام ہونگے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہور میں مخلوقات میں سے افضل واکمل اور مرتبہ ہی سب سے زیادہ قریب اور سب سے زیادہ حسن جمال وکمال کے جامع ہیں۔ ان کا قدر سب سے بلند اور آپ کی شان وشرف سب سے عظیم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین سب سے زیادہ مضبوط۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت سب سے زیادہ راست اور درست ہے حسب میں سب سے زیادہ کریم اور نسب میں سب سے زیادہ شریف۔ اور خاندان میں سب سے زیادہ معزز اور بزرگ۔ اگر اللہ تعالیٰ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو خلقت کو پیدا نہ کرتا اور نہ ہی اپنی ربوبیت کو ظاہر فرماتا۔ وہ نبی تھے جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی میں تھے یعنی پیدا نہ ہوئے تھے۔ قیامت کے دن آپ تمام نبیوں کے امام اور خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والے ہونگے۔ انہوں نے اپنے حق میں یوں فرمایا: میں ہی اللہ تعالیٰ کا حبیب اور خاتم النبیین ہوں۔ لیکن مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ جب قیامت کے دن لوگ قبروں سے نکلیں گے تو سب سے اول میں ہی نکلوں گا جب وہ گروہ درگروہ جائیں گے تو ان کا ہانکنے والا میں ہی ہوں گا۔ اور جب وہ خاموش کیے جائیں گے تو ان کی طرف سے خطیب اور کلام کرنے والا میں ہی ہوں گا اور جب وہ بند کیے جائیں گے تو ان کی شفاعت میں ہی کروں گا اور جب وہ رحمت وکرامت

سے ناامید ہونگے تو میں ہی ان کو خوش خبری دوں گا۔اس دن تمام کنجیاں میرے ہی ہاتھ میں ہونگی۔ان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام بھائی نبیوں اور مرسلوں اور ملائکہ مقربین اور تمام اہل اطاعت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوٰۃ والسلام وتحیۃ و وبرکت نازل ہو جوان کی شان بلند کے لائق ہے جس قدر ذکر کرنے والے اس کا ذکر کریں اور غافل آپ کے ذکر سے غافل رہیں۔[مکتوب ا۔دفتر دوم]

مکتوب شریف ۴۴۔دفتر اول

روشنی سنت کی فرمانبرداری میں۔شریعت کی تصدیق کرنے والے تمام امتوں سے بہتر اور جھٹلانے والے بدتر ہیں۔

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ما ان مدحت محمد بمقالتی
لکن مدحت مقالتی بمحمد(صلی اللہ علیہ وسلم)
غرض سخن سے نہیں مدح صاحب لولاک
سوائے اس کے کہ میرا سخن ہوجائے پاک

خصائص:

حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور اولاد آدم کے سردار ہیں۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اولین وآخرین سے بزرگ ہیں اور پہلے ہیں جو قبر سے نکلیں گے۔اور اول ہیں جو شفاعت کریں گے جن کی شفاعت قبول ہوگی۔اول ہیں جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔اور اللہ تعالیٰ آپ کے لئے دروازہ کھول دے گا۔اور قیامت کے دن لوائے حمد کے اٹھانے والے ہیں جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور باقی تمام انبیاء علیہم السلام ہونگے اور وہ ذات مبارک ہے کہ جنہوں نے فرمایا۔

قیامت کے دن ہم ہی آخرین ہیں اور ہم ہی آگے بڑھنے والے ہیں ...... میں اللہ کا دوست ہوں اور انبیاء کا پیشرو ہوں ..... میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں اور کچھ فخر نہیں .... جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا تو ان میں سے بہتر خلقت میں مجھے پیدا کیا ۔ پھر ان کو دو گروہ بنایا اور مجھے ان میں سے اچھے گروہ میں کیا ۔ پھر ان کے قبیلے بنائے اور مجھے ان میں سے بہتر قبیلے میں بنایا ۔ ..... پس از روئے نفس اور گھر ان سب سے بہتر ہوں ۔ اور پھر قیامت میں ان کا رہنما ہوں ۔ ان کا خطیب ہوں میں ان کا شفیع ہوں جب وہ روکے جائیں گے ۔ اور میں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ ناامید ہوجائیں گے کرامت اور جنت کی کنجیاں اور لواء حمد اس دن میرے ہاتھ ہوگا ۔ میں انبیاء ﷺ کا امام ، خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا ۔ آگے حدیث لولاک ...... اگر آپ ﷺ کی ذات پاک نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ خلقت کو پیدا نہ کرتا اور اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ فرماتا ۔

اور آپ نبی تھے جبکہ آدم علیہ السلام پانی اور کیچڑ میں تھے ۔ پس ایسے پیغمبر ﷺ کی تصدیق کرنے والے تمام امتوں سے بہتر ہیں (قرآن مجید کا فیصلہ) آپ کو جھٹلانے والے سب بنی آدم سے بدتر ہیں ۔ .... اصحاب کہف نے "یہ بڑا درجہ صرف ایک نیکی کے باعث حاصل کیا وہ وہ نور ایمانی کے ساتھ دشمنوں کے غلبہ کے وقت خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے ہجرت کر جانا تھا ۔

جب نبی کریم ﷺ خدا تعالیٰ کے محبوب ہیں تو آپ کے فرمانبردار بھی آپ کی فرمانبرداری کے باعث محبوبیت کے درجے تک پہنچ جاتے ہیں ۔

؎ وسیلہ دوجہاں کی آبرو کا ہیں نبی سرور
پڑے خاک اس کے سر پر جو نہیں ہے خاک اس در پر
؎ عوض گناہ کے پکڑا نہ جائے گا وہ کبھی
کہ جس کا رہنما پیشوا ہو ایسا نبی

باطنی ہجرت کو مدنظر رکھنا چاہیے باطنی ہجرت کرتے رہا کریں۔خلقت کے درمیان رہ کر ان سے الگ رہنا چاہیے۔

فضائل کلمہ طیبہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم (ط) لاالہ الااللہ حق تعالیٰ کے غضب یہ کلمہ دوزخ میں داخل ہونے کو تسکین دیتا ہے تو اور غضب جو اس سے کم درجہ کے ہیں ان کی یہ طریق اولیٰ تسکین کردیتا ہے۔..... فقیر (حضرت مجدد الف ثانی ﷺ) کلمہ طیبہ کو رحمت کے ان ننانوے حصوں کے خزانہ کی کنجی معلوم کرتا ہے۔جو آخرت کیلئے ذخیرہ فرمائے ہیں اور جانتا ہے کہ کفر کی ظلمتوں اور شرک کی کدورتوں کو دفع کرنے کیلئے اس کلمہ طیبہ سے بڑھ کر زیادہ شفیع اور کوئی کلمہ نہیں ہے۔سابقہ امتوں میں کبیرہ گناہوں کا ارتکاب بہت کم ہے۔شفاعت کی محتاج یہی امت ہے..... حق تعالیٰ عفو ومغفرت کو دوست رکھتا ہے..... یہ امت خیر الامم۔کلمہ طیبہ ان کی شفاعت کرنے والا افضل الذکر ہوگیا.....شفاعت کرنے والے پیغمبر علیہ السلام نے سید الانبیاء کا خطاب پایا۔(اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نے نیکیوں سے بدل دیتا ہے) اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث مبارکہ جس نے لاالہ الااللہ کہا جنت میں داخل ہوا۔اگر تمام جہان کو اس کلمہ طیبہ کے ایک بار کہنے سے بخش دیں تو یہ بھی ہوسکتا ہے۔(فرمان مجدد الف ثانی ﷺ) اگر اس کلمہ پاک کی برکات کو تمام جہان میں تقسیم کردیں تو ہمیشہ کیلئے سب کو کفایت کرے اور سب کو سیراب کرے۔خاص کر جبکہ اس کلمہ طیبہ کے ساتھ کلمہ مقدسہ محمد الرسول اللہ جمع ہو جائے۔

کلمہ طیبہ طریقت وحقیقت وشریعت کا جامع ہے۔

کلمہ طیبہ کا دوسرا جز جو خاتم المرسلین ﷺ کی رسالت کو ثابت کرتا ہے۔ یہ شریعت کو کامل اور تمام کرنے والا ہے۔ مجھے اس کلمہ کا دوسرا...... دریائے ناپیدا کنار کی طرح معلوم ہے جس کے مقابلہ میں پہلا جز وقطر کی طرح دکھائی دیتا تھا۔ ہاں کمالات نبوت کے مقابلہ میں کمالات ولایت کی کچھ مقدار نہیں۔

فوائد واہمیت برائے سلامتی ایمان:

۱۔ کلمہ طیبہ سبحان اللہ وبحمدہ...... حدیث شریف جو کوئی اس کلمہ کو سو بار کہے کسی اور شخص کا کوئی عمل دن یا رات کا اس کے برابر نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کے برابر اس کلمات پاک کو کہے۔ (مکتوب شریف 307)

۲۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم...... دو کلمے ہیں جو زبان پر خفیف ہیں اور میزان میں بھاری ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہیں (حدیث شریف) مکتوب 208۔ ان کلمات کے الفاظ کم ہیں لیکن معانی اور منافع بکثرت ہیں۔

۳۔ فقیر کے نزدیک سونے سے پہلے سو بار تسبیح وتحمید وتکبیر کا کہنا جس طرح مخبر صادق ﷺ سے ثابت ہے محاسبہ کا حکم رکھتا ہے اور محاسبہ کا کام دیتا ہے۔ گویا تسبیح کرنے والا کلمہ تسبیح کے تکرار سے جو توبہ کی کنجی ہے اپنی برائیوں اور تقصیروں سے عذر خواہی کرتا ہے۔ [مکتوب شریف ۳۰۹]

۴۔ استغفار میں گناہ کے ڈھانپنے کی طلب پائی جاتی ہے۔ کلمہ تنزیہ کے تکرار میں گناہوں کی بیخ کنی کی طلب ہے۔ سبحان اللہ کے الفاظ کم اور معانی اور منافع بکثرت ہیں۔

۵۔ کلمہ تمجید کے تکرار سے گویا حق تعالیٰ کی توفیق اور نعمتوں کا شکر ادا کرنا

ہے۔ تسبیح توبہ کی کنجی بلکہ توبہ کا زبدہ اور خلاصہ ہے۔
((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ))

مکتوب شریف ۶۹۔ دفتر دوم

اس بات پر اللہ تعالیٰ حمد کی ہے یہ کس قدر اعلیٰ نعمت ہے۔ کہ باطن ذکر الٰہی سے معمور ہو اور ظاہر احکام شرعیہ سے آراستہ ہو۔ چونکہ اکثر لوگ اس زمانہ میں نماز کے ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں اور طمانیت اور تعدیل ارکان میں کوشش نہیں کرتے اس لئے اس بارہ میں بڑی تاکید اور مبالغہ سے لکھا جاتا ہے۔ غور سے سنیں۔

سب سے بڑا چور:

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوروں میں سے بڑا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے کوئی کس طرح چراتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز میں چوری یہ ہے کہ رکوع اور سجود اچھی طرح ادا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا جو رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ کو ثابت نہیں رکھتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے دیکھا کہ رکوع وسجود پورا نہیں کرتا تو فرمایا تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ اگر تو اسی عادت پر مر گیا تو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر موت نہ ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوگی جب تک رکوع کے بعد سیدھا کھڑا نہ ہو۔ اور اپنی پیٹھ کو ثابت نہ رکھے۔ اور اس کا ہر

ایک عضو اپنی جگہ پر قرار نہ پکڑے۔

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھتے وقت اپنی پشت کو درست نہیں کرتا اور ثابت نہیں رکھتا اس کی نماز تمام نہیں ہوتی۔

حضور اکرم ﷺ ایک نمازی کے پاس سے گزرے کہ احکام وارکان و قومہ وجلسہ بخوبی ادا نہیں کرتا تو فرمایا اگر تو اسی عادت پر مرگیا تو قیامت کے دن تو میری امت میں نہ اُٹھے گا۔

سیدنا ابو ہریرہ ﷜ نے فرمایا..... ایک شخص ساٹھ سال نماز پڑھتا رہتا ہے اور اس کی ایک نماز بھی قبول نہیں ہوتی تو ایسا وہ شخص ہے جو رکوع وسجود بخوبی ادا نہیں کرتا۔ لکھتے ہیں زید بن وہب ﷜ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا ہے اور رکوع وسجود بخوبی ادا نہیں کرتا۔ اس مرد کو بلایا اور اس سے پوچھا تو کب سے اس طرح کی نماز پڑھ رہا ہے۔ اس نے کہا کہ چالیس سال سے۔ فرمایا اس چالیس سال کے عرصے میں تیری کوئی نماز نہیں ہوئی اگر تو مرگیا تو سنت نبی ﷺ پر نہ مرے گا۔

نقل منقول ہے جب بندہ مومن نماز اچھی طرح ادا کرتا ہے اور رکوع و سجود بخوبی بجالاتا ہے اس کی نماز بشاش اور نورانی ہوتی ہے فرشتے اس نماز کو آسمان پر لے جاتے ہیں اور نماز اپنے نمازی پر دعا کرتی ہے اور کہتی ہے اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔

اور اگر نماز کو اچھی طرح ادا نہیں کرتا وہ نماز سیاہ رہتی ہے اور فرشتوں کو اس نماز سے کراہت آتی ہے۔ اس کو آسمان پر نہیں لے جاتے وہ نماز نمازی پر بددعا

کرتی ہے۔اور کہتی ہے خدا تجھے ضائع کرے۔جس طرح تونے مجھے ضائع کیا۔
نماز کو اچھی طرح ادا کرنے کا عمل متروک ہو رہا ہے۔اس کو زندہ کرنا دین کی ضروریات میں سے ہے۔
حدیث شریف: جو شخص میری کسی مردہ سنت کو زندہ کرتا ہے۔اس کو سو شہدا کا ثواب ملتا ہے۔
اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے وقت صفوں کو برابر کرنا چاہیے۔ کوئی شخص آگے پیچھے کھڑا نہ ہو۔حضور اکرم ﷺ اول صفوں کو درست کر لیا کرتے تھے پھر تحریمہ کہتے تھے صفوں کو درست کرنا نماز کی اقامت ہے۔

((رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا))

"یارب اپنے پاس سے تو رحمت نازل فرما اور ہمارے کاموں سے ہدایت ہمیں نصیب کر۔"

اے سعادت کے نشان والے!
عمل نیت کے ساتھ درست ہوتا ہے۔بری نیت عمل کو باطل کر دیتی ہے۔آپ حال پر رشک آتا ہے کہ آپ باطن میں حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول ہیں اور ظاہر میں نماز کو جماعت کثیرہ کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔
حق تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑی التجا اور زاری کرنی چاہیے تاکہ نیت کی حقیقت حاصل ہو جائے۔

((رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

دوسری نصیحت جو بیان کے لائق ہے۔نماز تہجد کو لازم پکڑیں۔کیونکہ یہ طریقت کی ضروریات میں سے ہے۔اور نصیحت یہ ہے کہ لقمہ میں احتیاط

رکھیں۔ یہ اچھا نہیں۔ کچھ آیا اور جہاں سے آیا جھٹ کھالیا۔

یہ انسان خود مختار نہیں ہے کہ جو کچھ چاہے کرے۔ اس کا ایک مولیٰ ہے جس نے امرونہی پر مکلف فرمایا ہے۔

وہ بہت ہی بدبخت انسان ہے جو اپنے مالک کی مرضی کے خلاف کرے۔

نہایت اہم:

بڑی شرم کی بات ہے مجازی حاکم کی رضا مندی میں اس قدر کوشش کرتے ہیں کوئی دوقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ اور مولیٰ حقیقی کی رضا جوئی کی لئے ...... کچھ التفات نہیں کرتے ...... ابھی گذشتہ کا تدارک ہوسکتا ہے۔ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ دوسرے واضح ہو کہ دشمنوں کے غلبہ اور خوف کے وقت امن وامان کیلئے لایلاف (سورۃ قریش) کا پڑھنا خوب ہے۔ ہر دن اور رات کو کم از کم گیارہ بار پڑھا کریں۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص کسی جگہ اترے اور پڑھے

((اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ))

"وہاں سے کوچ کرنے تک اس کو کوئی چیز ضرر نہ دے گی۔"

مکتوب شریف ۳۷۔ دفتر اوّل

اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن شریعت کے سیدھے راستے پر چلنے کی استقامت بخشے۔ اے فرزند! دنیا آزمائش اور امتحان کا مقام ہے ..... دیکھنے میں یہ تروتازہ اور شیریں نظر آتی ہے۔ لیکن حقیقت عطر لگا کر ہوا مردار اور مکھیوں اور کیڑوں سے بھرا ہوا کوڑا اور پانی کی طرح دکھائی دینے والا سراب ہے اور زہر کی

مانند شکر ہے اس کا گرفتار دھوکہ کھایا ہوا اور مجنوں ہے سرور کائنات ﷺ نے فرمایا دنیا اور آخرت دونوں آپس میں سوکن ہیں اگر ایک راضی ہوگی تو دوسری ناراض پس جس نے دنیا کو راضی کیا آخرت اس سے ناراض ہوگئی وہ آخرت سے بے نصیب ہوگیا۔

اے فرزند! کیا تو جانتا ہے دنیا کیا ہے؟ دنیا وہی ہے جو تجھے حق تعالیٰ کی طرف سے ہٹا رکھے۔ پس زن و مال وجاہ و ریاست، لہو ولعب اور بے ہودہ کاروبار میں مشغول ہونا نامناسب ہے۔ حدیث شریف ...... بندہ کا فضول کاموں میں مشغول ہونا خدا تعالیٰ کی روگردانی کی علامت ہے ...... فضول مباحات سے پرہیز کیا جائے۔ اور ان میں یہ نیت ہو کہ وظائف بندگی کے ادا کرنے کی جمعیت ہو مثلاً کھانے سے مقصود اطاعت کے ادا کرنے کی قوت اور پوشاک سے ستر عورت اور سردی و گرمی کا دور کرنا ہے۔

حرام و مشتبہ کے نزدیک نہ جانا چاہیے۔ مولا کریم نے انسان کو خود مختار نہیں بنایا کہ جو چاہے کرے۔ کام کا وقت جوانی کا زمانہ ہے۔ جوانمرد وہ ہے جو اس وقت کو ضائع نہ کرے..... کسی عذر سے آج کا کام کل پر نہ ڈالنا چاہیے۔

حدیث شریف:

آجکل کرنے والے ہلاک ہوگئے۔ ہاں اگر دنیا کمینی کے کاموں کو کل پر ڈال دیں اور آج آخرت کے عملوں میں مشغول ہو جائیں تو بہت ہی اچھا ہے۔

جوانی کے وقت جبکہ دینی دشمنوں نفس و شیطان کا غلبہ ہے تھوڑا عمل بھی اس قدر معتبر ہے کہ ان کے غلبہ نہ ہونے کے وقت اس سے کئی گنا زیادہ عمل مقبول نہیں۔

تخلیق انسانی کا مقصد:

اے فرزند! انسان کے پیدا کرنے سے جو خلاصہ موجودات ہے صرف کھیل کود اور کھانا پینا مقصود نہیں بلکہ مقصود بندگی کے وظائف کو ادا کرنا ہے۔ ذلت وانکسار و عجز واحتیاج والتجااور خدا تعالیٰ کی جناب میں گریہ زاری کرنا ہے۔

خدا تعالیٰ کے احکام کو بجانہ لانا دو باتوں سے خالی نہیں یا شرعی احکام کو جھوٹ (غلط) جاننا۔ یا خدا تعالیٰ کی عظمت دنیاداروں کی عظمت کی نسبت حقیر نظر آتی ہو۔

نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرو۔ اگر تہجد کے لئے جاگنا حاصل ہو جائے تو زہے قسمت۔

زکواۃ ادا کرنا بھی ارکان اسلام میں سے ہے۔ ضرور ادا کرو۔

عبادت تمام عبادات میں اپنے آپ کو معاف نہ رکھیں۔ حقوق العباد کی ادائیگی میں بڑی کوشش کریں۔ کسی کا حق اپنے ذمہ نہ رہ جائے۔ اب اس کا حق ادا کرنا آسان ہے نرمی اور چاپلوسی سے بھی رفع ہوسکتا ہے۔ آخرت میں مشکل ہے۔

احکام شرعی علمائے آخرت سے پوچھنے چاہئیں۔ کیونکہ ان کی بات کی بڑی تاثیر ہے۔ علمائے دنیا سے دور رہنا چاہیے۔

اے فرزند! جس شخص کا جھوٹ کئی بار تجربہ میں آچکا ہو..... وہ کہہ دے دشمن ..... چھاپا ماریں گے اس قوم کے عقلمند حفاظت کے درپے ہو جائیں گے۔ کیا مخبر صادق ﷺ کی خبر جھوٹے کی خبر جتنا بھی اعتبار نہیں رکھتی۔ صرف ظاہری اسلام نجات نہیں بخشتا۔ تاہم برے فعل سرزد ہوتے ہیں (کسی حقیر شخص کے سامنے برا فعل نہیں کرتے) (حق تعالیٰ حقیر شخص سے بھی کمتر ہے؟)

مکتوب ۲۰۶۔ دفتر اول

اے بھائی! آدمی کو چرب اور لذیز کھانوں اور نفیس اور عجیب کپڑوں کے لئے دنیا میں نہیں لائے اور عیش وعشرت اور کھیل کود کیلئے پیدا نہیں کیا۔ بلکہ انسان کے پیدا کرنے سے مقصود اس کی ذلت وانکسار و عجز ومحتاجی ہے جو بندگی کی حقیقت ہے۔ لیکن وہ انکسار اور احتیاج جس کا شریعت مصطفویہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے۔ کیونکہ باطل لوگوں کی وہ ریاضتیں اور مجاہدے جو شریعت روشن کے موافق نہیں ہیں سوائے خسارہ کے کچھ فائدہ نہیں دیتے۔ عاقبت کی بہتری ذکر کثیر سے وابستہ ہے۔

ذکر گو ذکر تا ترا جان است
پاکی دل زذکر رحمان است

ترجمہ: ''ذکر کرو ذکر...... جب تک جان ہے۔ رحمان ﷻ کے ذکر سے دل پاک ہوجاتا ہے۔''

حق تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ اس پر ثابت اور برقرار رہنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ اصل مقصود یہی ہے۔ سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت اختیار کی اور سید المرسلین ﷺ کی متابعت کو لازم پکڑا۔ حق تعالیٰ اپنے نبی اور آپ کے آل پاک علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام کی طفیل تمام کاموں کا انجام بخیر کرے۔

مکتوب شریف: ۶۶۔ دفتر دوم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مومنو! سب کے سب اللہ تعالیٰ کی طرف

توبہ کرو تا کہ تم نجات پا جاؤ اور فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی طرف خالص توبہ کرو تا کہ تم نجات پا جاؤ اور فرماتا ہے اے ایمان والو! اللہ کی طرف خالص توبہ کرو امید ہے اللہ تعالیٰ تمہاری برائیوں کو دور کر کے تمہیں جنتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہتی ہیں اور فرماتا ہے (ظاہری اور باطنی گناہوں کو چھوڑ دو۔

گناہوں سے توبہ کرنا ہر شخص کیلئے واجب اور فرض عین ہے۔ کوئی بشر اس سے مستغنی نہیں ہوسکتا۔ جب آپ ﷺ توبہ سے مستغنی نہیں تو پھر اوروں کا کیا ذکر ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے دل پر پردہ آ جاتا ہے اس کیلئے رات دن میں ستر بار اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں۔

پس اگر گناہ اس قسم کے ہیں جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ ہے جیسے کہ زنا شراب نوشی، سرو ملاہی کا سننا، غیر محرم کی طرف بدنظر شہوت سے دیکھنا، بغیر وضوء کے قرآن پاک کو ہاتھ لگانا۔ تو ان کی تو ندامت استغفار حسرت وافسوس اور بارگاہ الٰہی میں عذر خواہی کرنے سے ہے۔ اگر کوئی فرض ترک ہوگیا ہو تو بہ میں ادا کرنا ضروری ہے۔

بعض گناہ اس قسم کے ہیں جو بندوں کے مظالم اور حقوق سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو ان سے توبہ کا طریق یہ ہے کہ بندوں کے حقوق اور مظالم ادا کئے جائیں۔ ان سے معافی مانگیں اور ان پر احسان کریں اور ان کے حق میں دعا کریں۔ اور اگر مال و اسباب والا شخص مرگیا ہو تو اس کے حق میں استغفار کریں اس کا مال اس کے وارثوں اور اولاد کو دے دیں۔ اگر وارث نہ ہوں تو اس کی طرف سے صدقہ کر دیں۔ ثواب بخش دیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جو صادق ہیں سنا ہے کہ نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی بندہ سے گناہ سرزد ہو تو وہ وضوء کرے اور نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

قرآن مجید میں ہے جو برائی کرے ...... پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہیے۔ تو اللہ کو غفور الرحیم پائے گا۔

حدیث شریف:

''جو گناہ پر نادم ہوا تو یہ گناہ کا کفارہ ہے۔ حدیث شریف آجکل کرنے والے ہلاک ہو گئے۔''

جناب لقمان حکیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کے طور پر فرمایا:

''اے بیٹا! توبہ میں کل تک تاخیر نہ کر کیونکہ موت اچانک آجاتی ہے۔''

جناب مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''جو صبح و شام توبہ نہ کرے وہ ظالم ہے۔''

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو پرہیزگار بن جا تمام لوگوں سے زیادہ عابد ہو جائے گا۔ جب تک انسان ان دس چیزوں کو اپنے اوپر فرض نہ کرلے تب تک کامل ورعٔ (نواہی سے بچنا) حاصل نہیں ہوتی۔

۱۔ غیبت سے بچے۔

۲۔ بدظنی سے بچے۔

۳۔ ہنسی ٹھٹھے سے پرہیز کرے۔

۴۔ حرام سے آنکھ بند رکھے۔
۵۔ سچ بولے۔
۶۔ ہر حال میں اللہ ہی کا احسان جانے۔
۷۔ مال راہ خدا میں خرچ کرے۔
۸۔ اپنے نفس کیلئے بڑائی طلب نہ کرے۔
۹۔ نماز کی حفاظت کرے۔
۱۰۔ سنت و جماعت پر استقامت اختیار کرے۔

مکتوب گرامی ۳۴۔ دفتر سوم

۱۔ اپنے عقاید کو فرقہ ناجیہ یعنی علماء اہلسنت والجماعت کے عقاید کے موافق درست کریں۔
۲۔ عقاید کے درست کرنے کے بعد احکام فقہیہ کے مطابق عمل بجالائیں کیونکہ جس چیز کا امر ہو چکا ہے اس کا بجالانا ضروری ہے اور جس چیز سے منع کیا گیا ہے اس سے ہٹ جانا لازم ہے۔
۳۔ پنج وقتی نماز کو سستی اور کاہلی کے بغیر شرائط اور تعدیل ارکان کے ساتھ ادا کریں۔
۴۔ نصاب کے حاصل ہونے پر زکوۃ کو ادا کریں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے عورتوں کے زیور میں بھی زکوۃ ادا کرنا واجب ہے۔
۵۔ اپنے اوقات کو کھیل کود میں صرف نہ کریں اور قیمتی عمر کو بے ہودہ امور میں ضائع نہ کریں (پھر امور منہیہ اور محظورات شرعیہ کے بارے میں تاکید کی جائے)

۶۔ سرود و نغمہ یعنی گانے بجانے کی خواہش نہ کریں اور اس کی لذت پر فریفتہ نہ ہوں یہ ایک قسم کا زہر ہے جو شہد میں ملا ہوا اور سم قاتل ہے جو شکر سے آلودہ ہے۔

۷۔ لوگوں کی غیبت اور سخن چینی سے اپنے آپ کو بچائیں۔ شریعت میں ان دونوں بری خصلتوں کے حق میں بڑی وعید آئی ہے۔

۸۔ جھوٹ بولنے، بہتان لگانے سے پرہیز کریں۔ یہ بری عادتیں تمام مذاہب میں حرام ہیں۔ ان کے کرنے پر بڑی وعید آئی ہے۔

۹۔ خلقت کے عیبوں اور گناہوں کا ڈھانپنا اور ان کے قصوروں سے در گزر اور معاف کرنا بڑے عالی حوصلے والے لوگوں کا کام ہے۔

۱۰۔ غلاموں اور ماتحتوں پر مشفق اور مہربان رہنا چاہیے اور ان کے قصوروں پر مواخذہ نہ کرنا چاہیے۔ موقع اور بے موقع ان نامرادوں کو مارنا کوٹنا اور گالی دینا ایذا پہنچانا نامناسب ہے۔

۱۱۔ اپنی تقصیروں کو نظر کے سامنے رکھنا چاہیے۔ جو ہر ساعت خدا کی بارگاہ میں معلومات ہیں اور حق تعالیٰ مواخذہ میں جلدی نہیں کرتا اور روزی کو نہیں روکتا۔

۱۲۔ عقاید کی درستی، احکام فقیہ کی بجا آوری کے بعد اپنے اوقات کو ذکر الٰہی میں بسر کریں۔

اگر احکام شرعیہ میں سستی کی جائے تو مشغولی اور مراقبہ کی لذت و حلاوت برباد ہو جاتی ہے۔

❁❁

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف عالیہ خصوصاً مکتوبات امام ربانی میں بے شمار ایسی باتیں ارشاد فرمائی ہیں کہ چند لفظوں میں بہت کچھ فرما گئے کوزے میں دریا کو سمو دیا۔ تبلیغ دین کی خاطر چند فرامین قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

- انسان کی پیدائش سے مقصود اس کی عاجزی اور انکساری ہے۔
- جب تک انسان قلبی مرض میں مبتلا ہے اس وقت تک اس کی کوئی عبادت نافع نہیں ہے۔
- انبیائے کرام علیہم السلام نے وحدت وجود کی نہیں بلکہ وحدت معبود کی دعوت دی تھی۔
- شریعت تمام دنیوی و اخروی سعادتوں کی ضامن ہے۔
- شریعت کا مقصود نفسانی خواہشات کو زائل کرنا ہے۔
- صاحب شریعت کی پیروی کے بغیر نجات محال ہے۔
- سعادت دارین کی دولت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پر موقوف ہے۔
- آدمی کو کھانے پینے کے لئے نہیں بلکہ عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔
- شریعت کی پیروی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نجات اخروی کی ضامن ہے۔
- شریعت و طریقت ایک دوسری کا عین ہیں۔
- فتوحات مدینہ نے ہمیں فتوحات مکیہ سے بے نیاز کر دیا ہے۔
- مذہب اہل سنت و جماعت کی بال برابر مخالفت بھی خطرناک ہے۔
- کتاب و سنت کے وہی معنی معتبر ہیں جو علمائے اہل سنت نے سمجھے ہیں۔
- اہل سنت و جماعت ہی ناجی گروہ ہے۔
- اس نعمت عظمیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ناجی گروہ میں

داخل فرمایا۔

- سب سے بدترین فرقہ وہ ہے جو صحابہ کرام سے بغض وعناد رکھتا ہے۔
- صحابہ کرام پر طعن کرنا قرآن مجید اور شریعت محمدیہ پر طعن کرنا ہے۔
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی کا پابند صرف اہل سنت و جماعت کا گروہ ہے۔
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں عیب نکالنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں عیب نکالنے کے مترادف ہے۔
- تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی ضروری ہے کیونکہ اصول میں وہ سب متفق تھے۔
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شریعت کے تابع تھے اور ان کا اجتہادی اختلاف حق کی سربلندی کے لئے تھا۔
- تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر متفق تھے۔
- خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی افضلیت ترتیب خلافت کے لحاظ سے ہے۔
- سادات سے حضور نبی کریم علیہ السلام کی قرابت کے باعث محبت رکھنی چاہیے۔
- علماء کی سیاہی قیامت میں شہیدوں کے خون سے وزنی ہوگی۔
- علماء ہی شریعت کے حامل ہیں انہیں ترجیح دینے میں شریعت کا احترام ہے۔
- لوگوں کی نجات علماء کے ساتھ وابستہ ہے۔
- علمائے آخرت کے کلام کی برکت سے توفیق عمل بھی مل جاتی ہے۔
- حقیقت سے واقف کار علماء کی دعا و توجہ کا طالب رہنا چاہیے۔
- حلال و حرام کے معاملے میں ہمیشہ دین دار علماء کی جانب رجوع کرنا چاہیے۔
- تمام نصیحتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ دین داروں اور شریعت کی پابندی کرنے

والوں سے میل جول رکھا جائے۔

- دنیا کی رغبت رکھنا علماء کے چہرے کا بدنما داغ ہے۔
- دولت کے حریص یعنی دنیا دار علماء کی صحبت زہر قاتل ہے۔
- جمعیت خاطر سے حق تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہ اور متعلقین کا غم حق تعالیٰ کے سپرد کر۔
- دنیا دار اور دولت مند بڑی بلا میں گرفتار ہیں کہ دنیا کی عارضی مسرت کو دیکھتے ہیں اور دائمی مضرت ان سے پوشیدہ ہے۔
- گوشہ نشینی بے فائدہ اشغال سے منہ موڑنے کا نام ہے۔
- دنیا کی مصیبتیں بظاہر زخم ہیں، مگر درحقیقت ترقیوں کا موجب ہیں۔
- حادثات دنیا کی تلخی کڑوی دوا کی مثل ہے۔
- گناہ کے بعد ندامت بھی توبہ کی شاخ ہے۔
- خدا کے دشمنوں سے الفت کرنا خدا تعالیٰ کے ساتھ دشمنی ہے۔
- دل آنکھ کے تابع ہے۔ آنکھ بگڑنے کے بعد دل کی حفاظت مشکل ہے اور دل کے بگڑ جانے کے بعد شرمگاہ کی حفاظت مشکل تر ہے۔
- عورت کا نامحرم مرد سے ملائم گفتگو کرنا بھی داخل بدکاری ہے اور اس کا باریک کپڑے پہننا ننگی ہونے کے حکم میں ہے۔
- علمائے بے عمل پارس پتھر کی مثل ہیں جو اوروں کو سونا بناتا ہے مگر خود پتھر کا پتھر رہتا ہے۔
- کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ دل آزاری ہے، خواہ مومن کی ہو یا کافر کی۔
- ناقص پیشوا آخرت کی کھیتی کا ناقص تخم ہے۔

- اسلام غریبوں ہی میں ظاہر ہوا اور عنقریب غریبوں ہی میں رہ جائے گا۔
- دولت مند ہر پیغمبر کو جھٹلاتے رہے اور مسکین غریب ہی ان کی تصدیق کرتے رہے ہیں۔
- دولت مندی سے زیادہ کوئی چیز ایمان میں خلل انداز نہیں ہے۔
- نفس امارہ کا مقصود ہمہ تن ہمسروں پر بلندی چاہنا ہے۔
- اہل وعیال کے ساتھ حد سے زیادہ محبت مت کرو کہ ضروری کام میں فتور آئے۔
- خلق کے ساتھ ضرورت سے زیادہ اختلاط مت رکھ، کیونکہ زیادہ اختلاط زیادہ مضرتوں کا سبب ہوتا ہے۔
- جب تک تم میں سے کوئی دیوانہ نہ ہوگا، مسلمانی کو نہ پہنچے گا۔ دیوانہ ہونا اس مقصود میں ہے کہ اسلام کی بقا کی خاطر اپنے نفع وضرر سے درگزر کیا جائے۔
- جس شخص میں محبت غالب ہوگی اس میں درد وحزن زیادہ تر ہوگا۔
- گوشہ نشینی اختیار کرنے میں چاہیے کہ مسلمانوں کے حقوق ضائع نہ ہوں اور خود خدمت خلق سے محروم نہ رہے۔
- کمزور پر حملہ کرنا بزدلی ہے، ہم پلہ پر بدخلقی ہے اور زبردست پر شوخ چشمی ہے۔
- جس کے پاس بیوی، گھر، نوکر اور سواری ہو وہ بادشاہ ہے۔
- اہل اللہ کو تجارت اور خرید وفروخت ذکر اللہ سے غافل نہیں کرتی۔
- خدا کو جاننا یہ ہے کہ شرک نہ کرے اور رسول کو رسول ﷺ سمجھنا یہ ہے کہ

اس کے سوا کسی کی پیروی نہ کرے۔

- نفس پر شریعت کی پابندی سے زیادہ کوئی چیز دشوار نہیں ہے۔
- شعر خوانی اور قصہ گوئی بدبختوں کے نصیب کرا اور اپنے لئے خاموشی سرمایہ بنا۔
- مؤذن منادِ رحمٰن ہے اور گویا منادِ شیطان۔
- سرور و نغمہ ایک زہر ہے جو شہد میں ملا ہوا ہے اور گانا بجانا زنا کا منتر ہے۔
- صغیرہ کا اصرار کبیرہ تک اور کبیرہ کا اصرار کفر تک پہنچا دیتا ہے۔
- مجلس مزامیر میں شریک ہونا حرام ہے۔
- خدا تعالیٰ کے کرم پر مغرور ہونا اور عفو کی امید پر گناہ کرنا شیطان کا کھلا فریب ہے۔
- دولت مندوں کی صحبت زہر قاتل اور ان کے چرب لقمے دل کو سیاہ کرنے والے ہیں۔
- دنیا میں آرام کا خواہاں بے وقوف اور عقل سے دور ہے۔
- متکبروں کے ساتھ تکبر کرنا صدقہ ہے۔
- آخرت کا کام آج کر دنیا کا کام کل پر چھوڑ دے۔
- جس نے دولت مند کی تواضع اس کی دولتمندی کے سبب سے کی، اس نے دو حصہ دین برباد کر ڈالا۔
- اس اجتماع سے الگ رہ جو تفرقہ کا باعث ہو۔
- ظاہر دراصل باطن کا نمونہ ہے۔
- خلاف شریعت ریاضتیں اور مجاہدات خسارہ ہی خسارہ ہیں۔
- ترک دنیا سے مراد اس میں رغبت کا ترک کرنا ہے کہ نہ کسی کے آنے کی

خوشی ہو اور نہ جانے کا غم۔

- جو ضرورت گناہ پر مجبور کرے شرعاً مردود ہے۔
- عورت اور بے ریش لڑکا ایک حکم رکھتے ہیں۔
- علماء کی سیاہی کا پلہ شہیدوں کے خون سے زیادہ بھاری ہے۔
- دوسری نظر تیرے لیے وبال ہے۔ پہلی نظر وہ ہے جو بلا قصداً اور دوسری نظر وہ ہے جو قصداً ڈالی جائے۔
- ناراض ہونے کے خیال سے حق بات دوست کو نہ بتلانا حق دوستی نہیں۔
- احسان سب جگہ بہتر ہے لیکن ہمسایہ کے ساتھ بہترین ہے۔
- دوپہر کا سونا جو بہ نیت سنت ہو، ان کروڑ شب بیداروں سے بہتر ہے جو اتباع سنت کی نیت سے نہ ہوں۔
- عارف و پیشوا بھی عمل بجالانے میں طالب علموں کے ساتھ برابر ہیں۔
- زندگی کی فرصت بہت کم ہے اور ہمیشہ کا عذاب یا راحت اسی پر مرتب ہے۔

اللہ کریم حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت و محبت میں زندگی نصیب رکھے۔ اور اولیائے کرامؒ کے نقش قدم پر ہم سب مسلمانوں کو چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وما توفیقی الا باللہ

❀❀❀

❀

امت مسلمہ کے لئے عظیم تحائف

انٹرنیشنل محی الدین اسلامی یونیورسٹی — نیریاں شریف آزاد کشمیر

محی الدین اسلامی میڈیکل کالج و ہسپتال — میرپور آزاد کشمیر

جامعہ محی الاسلام صدیقیہ — پاکستان سمیت دنیا بھر میں دینی مدارس

انٹرنیشنل محی الدین ٹرسٹ • محی الدین انٹرنیشنل گرلز کالج — انگلینڈ

کثیر تعداد مساجد کا قیام

متاثرین زلزلہ و متاثرین سیلاب کے بے سہارا بچوں و بچیوں کی تعلیم و تربیت و کفالت کا اہتمام

سرزمین فیصل آباد میں ایک عظیم الشان

مرکزی جامع مسجد محی الدین

سدھار بالمقابل نیو سبزی منڈی میں آٹھ کنال پر مشتمل ہے، مسجد کی خوبصورتی دعوت نظارہ دے رہی ہے مسجد کیساتھ وسیع رقبہ محی الدین کالجز کیلئے مختص ہے جو انشاء اللہ جلد ہی تعمیراتی مراحل طے کریگا

Cell: 0321-7611417